ہندوستان بھر میں اہل سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے یا وی۔ پی۔ کی اجازت۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا۔ درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج اخبار نہ ہوں گے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔
(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا۔
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۱) روسا و حکام سے سالانہ چندہ لئے
(۲) عام خریداروں سے سالانہ للعہ ششماہی عار
(۳) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ راعین میگزین امرتسر ہونی چاہیئے

جلد ۷	مطبوعہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مبارک	نمبر ۴۲

مسلمانو! لطف و سعادت حاصل کرو

مطلع انوار ایماں ذکر ختم المرسلین
دفتر تنزیہ و احساں ذکر ختم المرسلین
شاہد نازک خیالاں غازۂ حسن و جمال!
رحمۃ للعالمین در احمدؐ للعاشقین
شان یکتائی احمد قل ہو اللہ احد
حاصل عمر عزیز و ثمرۂ نخل حیات
محفل عیش شب معراج میں پیش خدا
کیسے لے کر مزے قرآں میں فرماتے ہیں آپ

منبع برکات و احساں ذکر ختم المرسلین
نسخۂ تفسیر قرآں ذکر ختم المرسلین
ہیکل آشفتہ طبعاں ذکر ختم المرسلین
مقصد تنزیل فرقاں ذکر ختم المرسلین
نغمۂ تحمید یزداں ذکر ختم المرسلین
آیۂ تطہیر رضواں ذکر ختم المرسلین
نغمہ سرود حور و غلماں ذکر ختم المرسلین
حضرت بیچون و سبحاں ذکر ختم المرسلین

پیشکش لایا ہے وحشی بارگاہ ناز میں
بہر عفو جرم و عصیاں ذکر ختم المرسلین
(مشرف)

یاران طریقت کو مژدہ!

اعلیٰ حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین جناب مولانا مولوی حاجی

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری دام برکاتہم در بار لطیف سے بغرض شمولیت جلسہ انجمن نعمانیہ لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور امروز فردا میں امرتسر تشریف لانے والے ہیں۔

الحمد للہ

کہ حضرت مولانا مولوی پیر سلام الدین صاحب امام مسجد جامع میاں جان محمد صاحب مرحوم جو عرصہ قریباً دو ماہ سے بعارضہ بواسیر و بخار سخت بیمار تھے اب صحت یاب ہوگئے ہیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔

مولانا ممدوح کا وجود حنفی مسلمانوں میں غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے ملت حنیفہ حنفیہ کی بڑی خدمت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالے آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور دیر تک سلامت رکھے آمین۔

خریدار صاحبان بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

نعمت اللہ مرزائی کی سنگساری

پر

امیر جماعت (لاہوری پارٹی) کا پمفلٹ

مسلمانوں کی رائے عامہ سے اپیل

کابل میں نعمت اللہ سے پہلے دو مرزائی بجرم ارتداد قتل ہو چکے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ بانی مذہب لینے مرزا صاحب خود موجود تھے۔ مگر اس وقت مرزائیوں نے اتنا شور نہ مچایا تھا جتنا کہ اب مچا رہے ہیں۔

اس وقت سلطنت خداداد افغانستان اگرچہ اندرونی معاملات میں آجکل کی طرح کامل مختار و آزاد تھی۔ تاہم بیرونی معاملات میں وہ سوائے دولت برطانیہ کے کسی دوسری سلطنت سے کسی قسم کا تعلق رکھنے یا کسی دوسری سلطنت سے کسی قسم کا معاہدہ کرنے کی مجاز نہ تھی۔ تاہم ایک طرح سے برٹش گورنمنٹ برطانیہ سے ایک خاص تعلق تھا۔ اس وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ سے صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے کوئی جد و جہد نہیں کی۔ لیکن اب جبکہ دولت خداداد ایک خود مختار سلطنت اور دوسری سلطنتوں سے معاہدہ وغیرہ اور تعلق قائم کرنے کیلئے آزاد ہے۔ اور کسی گورنمنٹ کا برائے نام بھی اس پر دباؤ نہیں۔ تو جماعت مرزائیہ کے صدر اعظم خلیفۃ المرزا نے اٹلی۔ برطانیہ۔ امریکہ کے وزرائے اعظم کو تاریں دیں اور لنڈن میں ایک جلسہ کرایا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ یہ طاقتیں شہریار کابل خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو اس معاملہ میں کچھ کہنے کی مجاز ہی کب ہیں۔

ایک پہلو تو یہ ہوا۔ دوسرا پہلو چیخ و پکار کا یہ ہے کہ خود خلیفۃ المرزا اور جماعت قادیانی اس سنگساری کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہوئے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نعمت اللہ کی خواہش بھی یہی تھی جو خدا نے پوری کر دی۔ تو تعجب ہے کہ اس صورت میں بجائے اس کے کہ دولت خداداد کا شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے ان کی تمنا اور آرزو پوری کر دی۔ یہ آسمان کیوں سر پر اٹھا لیا۔

لاہوری پارٹی نے دشمنان اسلام کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہ سمجھی اور اس میں صدائے احتجاج پر نفرت ظاہر کی۔ لیکن جو کچھ انہوں نے کیا اور کر رہے ہیں اس میں بھی عقلمندی کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ لاہوری جماعت کے امیر صاحب نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بخیال خود نعمت اللہ کی سنگساری کو شریعت کے خلاف ثابت کیا جو جسکا رد علمائے اسلام کی طرف سے کافی ہو چکا اور ہو رہا ہے۔

ہم اس رسالہ میں سے جو خلاصہ ہم مختصر طور پر لے سکے ہیں وہ یہ ہے :-

(۱) ارتداد کی سزا قتل نہیں۔

(۲) اگر مرتد کو قتل کیا جائے تو لا اکراہ فی الدین کی مخالفت ہے۔

(۳) مرتد کی سزا دینا دراصل اسلام کو اغیار کی نظروں میں ذلیل اور بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ضمیر کی آزادی نہیں دیتا۔

امر اول کے متعلق ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ علمائے کرام اس پر مفصل بحث کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اس لئے اس مضمون میں ہم ان ابحاث کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے۔

قبل اس کے کہ ہم باقی دو امور پر کچھ عرض کریں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مسلمانوں کی رائے عامہ سے اپیل کی ہے اگر رائے عامہ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمان جو علم تفسیر و حدیث رکھتے ہیں۔ اور احکام اسلامی سے پورے ماہر ہیں۔ ایسے لوگوں سے اپیل کیگئی ہے تو یہ اپیل ہی فضول ہے۔ ایسے لوگ اس وقت دو حصوں میں منقسم ہیں۔ پہلا حصہ وہ ہے جو ارتداد کی سزا کو جائز اور مطابق شریعت اسلامی جانتا ہو اور مسلمانوں میں ایسے ہی لوگوں کی کثرت ہے دوسری قسم کے لوگ اس وقت یا تو جماعت مرزائی ہے۔ یا بعض انگریزی دان ایڈیٹران اخبارات جو علم قانون شریعت بالکل ناآشنا ہیں۔ اسی حصہ میں ایک آدھ مولوی کا نام بھی نظر آتا ہے۔ مگر وہ شاذ و نادر کے حکم میں ہیں۔ النادر کالمعدوم (مثلاً ایڈیٹر صاحب اہل حدیث)

ایک مرزائی اخبار نے کسی زنانہ اخبار کے ایڈیٹر کا رونا سنایا ہے اور "پیغام صلح" نے اخبار "تنظیم" کے خیالات کا اظہار کر کے ثابت کرنا چاہا ہے۔ مگر یہ بے سود ہے۔ اس لئے کہ ایسے لوگوں کا کوئی خیال جو قانون شریعت کے متعلق ایسی حالت میں جبکہ یہ لوگ قرآن و حدیث کے احکام سے قطعاً ناآشنا ہیں قابل التفات ہی نہیں ہے۔

ان کی نظروں میں صرف یہ ایک بات آتی ہے کہ سزائے ارتداد سے اسلام پر اعتراض آتا ہے۔ ہندو یہ کہتے ہیں، فلاں قوم یہ کہتی ہے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک اسلام ایک ایسا مذہب ہونا چاہئے جسکی تعلیم ہندو۔ عیسائی ان کے سامنے پیش کریں۔ بس سوا اس کے انکا کوئی استدلال نہیں۔

اور اگر رائے عامہ سے یہ مراد ہے کہ عام مسلمین تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سب کے سب اپنی رائے کا اظہار کریں۔ تو کون عقلمند اس کو صحیح سمجھ سکتا ہے۔ عوام تو کسی نہ کسی اہل الرائے کے ماتحت ہوتے ہیں جس پر کسی کا اعتبار ہو۔ وہ اس کی رائے کو صحیح سمجھیگا اور اسی کو ظاہر کریگا۔

ایک بے علم مرزائی کو لاکھ سمجھایا جائے کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب ہیں۔ ان کی پیشین گوئیاں انہیں جھوٹا ثابت کر رہی ہیں۔ لاکھ دلائل پیش کئے جائیں مگر وہ نہیں مانیگا۔ کیونکہ جن لوگوں پر اسے اعتماد ہے۔ وہ ان کی تقلید پر ہی راضی ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ عوام کی رائے سے امیر جماعت لاہوری کونسا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

امرتسر میں جس روز انجمن حفظ المسلمین کا جلسہ تھا جس میں تاجدار افغانستان کے نام تار بھیجنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس جلسہ میں مولوی محمد بہاء الحق صاحب کے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے پرزور تقریر کی تھی۔ دوران تقریر میں مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی اور سیف الہند ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو ایڈیٹر اخبار تنظیم بنفس نفیس موجود تھے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے بلند آواز سے حاضرین کو مخاطب کیا تھا اور اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہے تو آزادی سے بیان کرے مگر نہ تو ڈاکٹر صاحب نے کوئی اعتراض کیا۔ نہ تنظیم کے کسی دیگر رکن نے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اخبار تنظیم میں انہوں نے اس پر کچھ

ـے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے جلسہ کی غرض
ہ وہاں تشریف لیگئے تھے۔ جو حفظ المسلمین کے
ـہ کے بعد شروع ہوگیا۔ جس کے صدر ڈاکٹر صاحب
تھے۔ تو بھی اس سے تو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ
ضرین میں موجود تھے۔ اور ریزولیوشن تمام حاضرین
اتفاق سے پاس ہوا۔ اگر ڈاکٹر صاحب اپنے انہی
لات کو جو اخبار میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اس وقت
ـہ میں ظاہر کر دیتے تو ممکن تھا کہ ریزولیوشن
اتفاق پاس نہ ہوتا۔ یا تو کثرت رائے سے منظور
تا یا کثرت رائے سے مسترد ہو جاتا۔ مگر ڈاکٹر صاحب
اس وقت کی خاموشی اور اس کے بعد اخبار میں
ـں کے خلاف لکھنا ضرور کسی مصلحت پر مبنی ہے جس کا
م سوائے ان کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس
انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا بعد میں
لف رائے کا اظہار کرنا مرزائیوں کے لئے غیر مفید ہے
ر اسپر وہ بغلیں نہیں بجا سکتے۔

اب ہم ہر دو امور پر جو امیر جماعت احمدیہ لاہور کے
فلٹ کا نچوڑ ہیں۔ سرسری نظر ڈالتے ہیں:۔

(۱) یہ امر کہ سزائے ارتداد لا اکراہ فی الدین
خلاف ہے۔ ایک سخت غلطی اور غلط فہمی ہے۔

یہ آیت صرف تبلیغ اسلام کے متعلق ہے۔ چنانچہ
ری آیت کے پڑھنے سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق
تی ہے۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے:۔

اکراہ فی الدین ن تبین الرشد ن الغی فمن یکفر طاغوت ویؤمن للہ فقد استمسک لعروۃ الوثقی فصام لہا واللہ میع علیم۔	کوئی زبردستی دین میں نہیں تحقیق ہدایت گمراہی سے الگ ہو کر کھل گئی ہے پس (وہ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد) جو شخص جھوٹے معبودوں سے انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہرگز

ـیں ٹوٹیگی اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کو دین منوانے
ـہ کافر سے مسلمان بنانے میں زبردستی نہ کرو بلکہ
ـایت کا راستہ دکھادو۔ جبکہ ہدایت اور گمراہی میں
ـفا تمیز کر چکے ہیں۔ تو اب انکا اختیار ہے کہ وہ

مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ مگر کوئی مسلمان ہو جاوے تو اس
نے خدا کی رسی اور مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ٹوٹنے والی نہیں
اس لئے شریعت اسلامیہ میں کفار رعایا پر دین
کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں بلکہ ان سے صلح کل
اور رواداری کا حکم ہے۔ کفار کو اپنے طریق پر عبادت
کرنے کی کامل آزادی ہے۔

تعجب ہے کہ اس آیت کو مرتد کے حکم میں چسپاں
کرنے کی فضول کوشش کیوں کیجاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر تو نہیں پھیلا (بالکل ٹھیک)
مگر جب مرتد کے لئے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے تو
اس سے لازم آتا ہے کہ اسلام کو قائم رکھنے کے لئے
زور شمشیر موجود ہے۔ چونکہ یہ اعتراض اس بناء پر ہے
جو امر سوم کے متعلق ہے۔ اس لئے اس پر ہم امر سوم
میں بحث کریں گے۔

(۳) تیسری بات جو زیر بحث پمفلٹ میں ہے۔ یہ ہے
کہ "مرتد کو سزا دینا دراصل اسلام کو اغیار کی نظروں میں
ذلیل اور بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ اسلام ضمیر کی آزادی نہیں دیتا"۔

قبل ازیں کہ ہم اس پر کچھ عرض کریں ہم دکھانا
چاہتے ہیں کہ اسی خیال کی بنا مذہب پر نہیں اور نہ
کوئی غیر اسلام مذہب پر اعتراض کر سکتا ہے۔

آجکل کا زمانہ جسکو نئی روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہو
ایسا ہے کہ اس میں جس تہذیب کا وجود ہے اس کا
ماخذ مذہب نہیں اور قطعاً نہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ مذہبی احکام جو ہر ایک اہل مذہب کے
نزدیک مسلم ہیں اعتراض ان احکام کی بناء پر ہے یا
نئی تہذیب کی بناء پر۔ اگر اعتراض کی بناء مذہبی احکام
پر ہے۔ تو ہم ہر ایک مذہب کا اعتراض سننے کے لئے
ہمہ تن گوش ہو کر تیار ہیں۔ اور اگر اعتراض احکام
مذہبی کی بناء پر نہیں تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔

کیوں؟ اسلئے!

اس لئے کہ کوئی مذہب اتنا اختیار نہیں دیتا کہ
اپنی بنائی تہذیب یا اپنا بنایا قانون مذہب پر رائج
کر سکیں۔ بلکہ اپنی بنائی ہوئی بات مذہب کے مقابلہ
میں لچر اور فضول ہے۔

(۱) آجکل کی تہذیب کہتی ہے کہ غلاموں کی خرید و
فروخت سخت جرم اور مستوجب سخت سزا کے ہے۔ مگر کیا
کوئی عیسائی، یہودی اور ہندو اس خرید و فروخت کا
سنگین جرم ہونا تو درکنار اپنے مذہب کی کتابوں سے
اسکا عدم جواز بھی دکھا سکتا ہے؟

(۲) آجکل ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا ناجائز
ہے۔ کیا کوئی یہودی اور ہندو اس کا عدم جواز اپنی
مذہبی کتابوں سے ثابت کر سکتا ہے؟

(۳) آجکل چوری کی سزا میں اگر ہاتھ کاٹے جائیں
اور اسپر اعتراض ہو تو کیا یہودی۔ عیسائی اور ہندو
اپنے مذہب کے احکام اس اعتراض کے کرنے میں
حق بجانب ثابت کر سکتے ہیں؟

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم مرزائی
اخباروں میں ہندو اخبارات کے خیالات کے اقتباسات
دیکھتے ہیں۔ اگر مرزائیوں کے نزدیک ہندوؤں کے
اخذ کئے ہوئے نتائج صحیح ہیں اور ان کو ضرور تسلیم کرنے
پر مجبوری ہے۔ تو پہلے اپنے مذہب کا علاج کریں۔ لیکن
ہمیں امید نہیں کہ مرزائی ان کی ہر بات کو تسلیم کریں۔
یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ اپنے مطلب کی بات اگر کوئی
غیر مسلم کہے تو اس کو وحی آسمانی سمجھ لیا جاوے اور
یہ نہ سمجھا جاوے کہ یہ اسی دماغ کی اختراع ہے جس نے
مسائل اسلام پر ہی نہیں بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم کی ذات مستجمع الصفات پر غیر مہذبانہ حملے کرنیکے
مشتاق ہیں۔

اسلام مقدس نے مرتد کے لئے اگر سزا تجویز کی ہے
تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے کہ اگر ہندوستان
میں سوراج سے ہمیں مسلمان عنصر غالب ہو تو ہمارے
ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لینگے۔ حالانکہ اسلامی سلطنتوں
میں صدیوں غیر مسلم رعایا رہے۔ اگر مسلمان کسی کو زبردستی
مسلمان بناتے تو آج تمام دنیا میں اگر نہیں تو جہاں
جہاں اسلامی حکومت رہ چکی ہے ایک غیر مسلم کا وجود بھی
باقی نہ رہتا۔ کابل ہی کو لیو جہاں نعمت اللہ مرتد سنگسار
کیا گیا ہے۔ وہاں ہندو برائے نام بھی نہیں۔ ہندوستان
میں مسلمانوں کی صدہا سال کی حکومت کا نتیجہ یہ نہ ہوتا
کہ ۲۲ کروڑ ہندو یہاں پائے جاتے۔ مگر کیسی بیہودہ
منطق ہی جو مرزائی اخبارات محض اپنی کامیابی دکھانے
کے لئے اپنے اخباروں میں نقل کر دیتے ہیں۔

شہنشاہ اکبر کی پالیسی سے ہندو بہت خوش ہیں
اگرچہ چند ہندو راجاؤں کی لڑکیاں شاہان مغلیہ کے

حرموں میں بھیں۔ مگر اکبری پالیسی کے مقابلہ میں اس سخت ترین فعل کو بھی راجپوت بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں۔ مگر ہم سوال کرتے ہیں کہ اکبری پالیسی مذہب کی بنا پر تھی؟ کیا مذہب اس کی اجازت دیتا تھا کہ ایک مشرک عورت کو بطور حرم بیوی کے اپنے نکاح میں رکھے! یا ہندوؤں کی طرح سورج اور دیوتاؤں کی پوجا کرے؟

اسی طرح کی پالیسیاں آج سلطنتوں میں رائج ہیں مگر مذہب کا ان پالیسیوں کو کوئی تعلق نہیں۔

اسلام نے تو کفار رعایا کو آزادی دے دی ہے مگر دوسرے مذاہب کے لوگ تو اپنی سلطنتوں میں کسی مسلم کا رہنا بھی جائز نہیں قرار دیتے۔

ہندو اعتراض کرنے والے یا خود مرزائی گروہ ثابت کر سکتا ہے؟ کہ ہندو مذہب کے رو سے کوئی مسلمان ہندوستان میں رہ سکتا ہے؟ اگر مسلمانوں نے اس ملک میں حکومت کی اور اپنی طاقت سے کی تو ہندوؤں کا مذہبی حکم نہیں ہو سکتا۔

سلطنت اسلامیہ کے زوال کے بعد مسلمان یہاں کروڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔ اگر اس وقت انگریزوں کا قبضہ ہندوستان پر نہ ہو گیا ہوتا۔ اور یہاں کے ہندو راج کو سنبھال لیتے۔ تو جس طرح انہوں نے دوبارہ عروج حاصل کرنے کے بعد بدھ مذہب کے لوگوں کو نہ صرف نکالا بلکہ جو پایا گیا اُسے نیست و نابود کر دیا۔ اسی طرح مسلمانوں سے ان کا سلوک ہوتا وہ زمانہ تو گذر گیا۔

آج ہندو جذبات کا کامل احساس کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ باوجودیکہ انگریزی حکومت ہے۔ پھر بھی ہندو چاہتے ہیں کہ مسلمان اس ملک کو چھوڑ کر چلے جائیں اور اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں کو ذبح کر کے چھوڑیں۔

ہندو مذہب کیا کسی پر اعتراض کر سکتا ہے کہ وہ اپنے پیروؤں کو مساوی حقوق نہیں دیتا۔ آریہ سماج نے شدھی کے ذریعے اچھوت قوموں کو ملانے کی کوشش کی ہے۔ مگر اصلی ہندو مذہب کے پیرو اس تعلیم کو قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ مساوات کا خیال ہندو مذہبی اصول کے رو سے ایک ناجائز اور بیہودہ خیال ہے۔

عیسائی اپنی موجودہ پالیسی کی بنا پر اعتراض کرتے ہیں تو کریں وہ مگر مذہبی حیثیت سے وہ اعتراض کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اسپین میں مسلمانوں نے صدیوں تک حکومت کی مگر نہ تو عیسائیوں کو نکالا نہ زبردستی مسلمان کیا۔ لیکن جب عیسائیوں کا تسلط ہو گیا تو سب مسلمان نکال دئیے گئے۔ جو ڈر کے مارے عیسائی بن گئے وہ رہ گئے۔ اور جو نکل بھی نہ سکے اور عیسائی بھی نہ بن سکے وہ قتل کر دئیے گئے۔

یہ تو خیر پرانا واقعہ ہے۔ اس وقت ابھی موجودہ پالیسی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آج ذرا مسٹر محمد علی صاحب یا مرزا صاحب کے قادیانی جانشین ذرا آسٹریلیا میں قدم تو رکھیں یا امریکہ و انگلستان میں رہ کر وہاں کے لوگوں کے سے حقوق تو حاصل کر سکیں پھر ہم سمجھ لینگے کہ عیسائیوں کو عدالت کابل کے فیصلہ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل ہے۔ حالانکہ آج حرّیت و مساوات کا ڈنکا بج رہا ہے ۞

(باقی باقی)

حجاز مقدس میں نجدی وہابیوں کے مظالم کی

خونی داستان

چشم دید واقعات کی کہانی مظلومین کی زبانی

(از جناب مولانا مولوی حاجی حکیم احمد علی صاحب [illegible] سلمہٗ)

مکرمی جناب حکیم صاحب ایڈیٹر اخبار الفقیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

احقر مورخہ [illegible] کو سفر حرمین شریفین سے واپس آیا۔ اردو اخبارات مثلاً سیاست، زمیندار وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اصل حالات ملک حجاز مقدس تاریکی میں ہیں۔ اور جن خبروں کو جرائد مذکورہ شائع کر رہے ہیں وہ اصل کے بالکل خلاف ہیں ان حالات کو دیکھکر خیال تھا کہ فوراً انکشاف حالات صحیحہ کے لئے اخبارات میں چشم دید واقعات شائع کرائے جائیں کہ میرے ایک رفیق سفر مولانا مولوی برکت علی صاحب ساکن نتھو وال ضلع شاہ پور کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ میں نے خود دفتر سیاست میں جا کر حالات صحیح قلمبند کرا دئیے ہیں۔ جس سے میں نے اپنے ارادہ کو ملتوی کر دیا۔ کہ اب صحیح حالات بذریعہ اخبار سیاست مخلوق کے سامنے آجائیں گے۔ مگر معلوم آج دس پندرہ یوم گذر چکے ہیں کہ مولوی صاحب کا بیان مدیر سیاست نے کیوں درج اخبار نہیں فرمایا۔ اس لئے اصل حالات جو ہیں عاجز نے جدہ و مکہ کی سکونت کے دنوں میں اپنی جگہ پر مظلومین مکہ اور طائف اور جدہ کی زبانی سُنکر قلمبند کئے تھے۔ مختصراً لکھکر پیش خدمت کرتا ہوں امید کہ آپ اپنے اخبار گوہربار میں جگہ دیکر ممنون فرمائینگے تاکہ عام مسلمانوں کو صحیح حالات سے واقفیت حاصل ہو۔

وہو ہٰذا:۔

ہم لوگ براہ راست مدینہ منورہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے مورخہ ۱۴ کو واپس جدہ پہونچے۔ جدہ میں بوجہ جہاز نہ ملنے کے ہم ۱۴ یوم تک مقیم رہے۔ ابھی جدہ میں پہونچے ہوئے ہمیں چند یوم ہی گذرے تھے کہ خبر پہنچی کہ نجدیوں نے طائف پر قبضہ کر لیا ہے۔ چونکہ اہل مکہ گرمی کے موسم میں اکثر طائف چلے جاتے ہیں۔ اس سال بھی بعد ایام حج کے وہ لوگ کثرت سے طائف گئے ہوئے تھے۔ اس خبر میں چار پانچ یوم بعد بہت سے اہل مکہ جدہ میں پہونچے جب ہم نے ان سے طائف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگوں میں سے بہت سے طائف سے ہی واپس آئے ہیں۔ جو کچھ حالات نجدیوں کے ظلم و ستم کے متعلق ان لوگوں نے ہمیں سنائے ہمارے دل ہلا دیئے۔ ہمارے ہوش و حواس پراگندہ ہو گئے جو کچھ طائف میں نجدیوں نے لوگوں پر سختیاں اور مظالم توڑے ہیں۔ اس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ دو دن کی لڑائی کے بعد شریف مکہ کی فوج مغلوب ہونے پر جب نجدی مشہور میں داخل ہوئے تو اہل شہر نے امان طلب کی۔ جس پر نجدیوں نے رعیت کو امان دیدی اور فقط ہتھیار رکھوا کر قید میں کر لیا۔ شہر کے لوگ امان کی وجہ سے مطمئن ہو کر اپنے اپنے گھروں میں با امن بیٹھ گئے۔ ایک رئیس شہر نے بہت سے دُنبے ذبح کر کے نجدیوں کی دعوت کی۔ انہوں نے نہایت سکون سے کھانا تناول کیا۔ اور رات کو آرام میں سوئے۔ صبح اٹھتے ہی میزبان پر یہ تہمت لگائی۔ کہ تم بھی ہمارے خلاف فوج شریف کے ساتھ جنگ میں شامل تھے۔ ہرچند میزبان نے قسم و سوگند سے تسلی کی کہ اہل شہر میں سے

ہرگز کوئی شخص بھی جنگ میں شریک نہیں ہوا۔ صرف فوج نے ہی مقابلہ کیا۔ اہل شہر اگر جنگ میں شامل ہوتے تو ہمارا قبضہ قیامت تک طائف پر ہونا محال تھا اہل شہر کو تو شریف کی سے ہرگز ہمدردی نہ تھی اس لئے وہ الگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے ہیں۔ مگر ان لیتا تحقیق سے کام لینا یہ تو ان کی فطرت کے خلاف ہے ان کی ایک نہ سنی اور بقول کسے بدرا بہانہ ہا بسیار اسی بہانہ پر پہلے میزبان کی میزبانی کا حق ادا کیا۔ تمام اہل و عیال مرد زن و بچہ اس کا تہ تیغ کیا۔ اور گھر بار اس کا تمام لوٹ لیا۔ شہر کا محاصرہ کر کے شہر میں قتل عام شروع کر دیا۔ بلا تمیز جو سامنے آیا عورت، بچہ، بوڑھا، عربی، جاوی، ہندی سب کو قتل کر دیا اور مال و اسباب لوٹ لیا جب قریباً پندرہ سو کے آدمی قتل ہو چکے۔ تو لوگ واویلا کرتے ہوئے بقیہ ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ بعض لوگ گھروں میں داخل ہو کر دروازے بند کر کے بیٹھ گئے دوسرے روز پھر امان کا حکم جاری کیا۔ اور ساتھ ہی یہ حکم صادر ہوا۔ کہ تمام لوگ گھروں سے باہر نکل آویں جو شخص دروازہ بند کر کے اندر بیٹھیگا۔ اس کا مکان گرا کر مال اسباب لوٹ لیا جائیگا اور بچہ قتل کر دیا جائیگا۔ تمام لوگ گھروں میں سے باہر نکل آئے۔ سب کو ایک جگہ پر جمع کر دیا گیا اور حکم دیا کہ حکومت والے طائف والوں سے الگ ہو جائیں جب وہ الگ ہو گئے تو اب چند لوگوں کو تلوار دکھا کر پوچھا گیا کہ بتاؤ ان میں امیر آدمی کون ہیں۔ موت کی ڈر سے انہوں نے بتا دیا۔ امراء کی مشکیں باندھ دیں اور حکم دیا کہ بتاؤ تمہارے پونڈ کہاں ہیں؟ نہ بتانے پر سخت مارنا پیٹنا شروع کیا۔ اس قدر شور ہنگامہ برپا تھا کہ قیامت کا نمونہ معلوم ہوتا تھا۔ جسقدر مال جس سے میسر ہوا لے لیا۔ اور سب کر ڈالی اور ان لوگوں سے جو ساکنان طائف سے نہ تھے تمام مال اسباب چھین لیا۔ مردوں عورتوں اور بچوں کے جسم پر سے تمام کپڑے اتار لئے۔ اور ایک ایک رومال پس و پشت ڈھانکنے کے لئے دیدیا اور ٹھوکریں مار کر حکم دیا کہ نکل جاؤ۔ معاذ اللہ وہ عورتیں جنکا ناخن تک کبھی کسی غیر محرم نے نہیں دیکھا تھا۔ آج وہ بیچاریاں صرف ناف سے گھٹنے تک ایک رومال لپیٹے ہوئے تمام بدن ننگا دوڑتی ہوئی جا رہی تھیں۔ جو کبھی چند قدم

بھی پیدل نہ چلی تھیں۔ مگر آج وہ ساٹھ میل سفر بھوکی پیاسی ننگے بدن ننگے پاؤں جان اور عزت کے خوف سے بیہوشی کی حالت میں چند قدم چل کر گر پڑتی ہیں مگر حواس باختہ پھر اٹھکر دوڑتی ہیں۔ کہ کہیں نجدی آکر بے عزتی نہ کریں۔ پاؤں سوجے ہوئے ہیں۔ تلووں اور پنڈلیوں میں زخم اور چھالے پڑ گئے ہیں (یہ حالت تو ہماری بھی چشم دید ہے) اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی جوان عورت جو ان کے ہاتھ آئی۔ خواہ وہ باکرہ ہے یا شادی شدہ مشکل سے اپنی عصمت محفوظ رکھ سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر شخص کے سامنے یہ کلمہ پیش کرتے ہیں لا الہ الا اللہ مالک یوم الدین محمد کان رسول اللہ۔ جس شخص نے اس سے انکار کیا۔ فوراً قتل کر دیا گیا۔ ائمہ اربعہ کے مقلد سب ان کے نزدیک کافر ہیں۔ جس نے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہونا ظاہر کیا فوراً قتل کر دیا گیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا روضہ مبارک طائف میں ہے۔ ان ظالموں نے اس کو مسمار کر دیا۔ اور لوگوں کے سامنے اس پر معاذ اللہ معہ جوتا کھڑے ہو کر (حالانکہ حدیث مبارک میں عام قبروں پر بھی ایسا کرنیکی ممانعت ہے) کہا کہ بلاؤ اس کو اب یہ تمہاری امداد کرے یا ہمارا کچھ بگاڑے۔ ایک واقعہ نہایت ہوشربا ان لوگوں نے سنایا کہ ایک عورت کو مکان سے قفل توڑ کر نکالا گیا۔ اس کی گود میں شیر خوار بچہ تھا اس نے بہت ہی منت سماجت کی۔ مگر اس کی سامنے پہلے اس کے لڑکے کو قتل کیا اور بعد میں اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔ ہندوستان میں سے ان کے ہم مشرب لوگوں نے ان افعال شنیعہ پر ان کو مبارکباد کے تار دیئے ہیں۔ جو مصری اخباروں میں چھپ کر عام شائع ہو چکے ہیں۔ یہی خبریں بعینہ ہم نے اخبار "المقطم" عربی اور "الفلاح" عربی میں جدہ مکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ جب نجدیوں نے اعلان کیا کہ ہم یہ جمعہ حرم شریف مکہ مکرمہ میں پڑھیں گے تو اہل مکہ ان کے ظلم اور ستم سے خائف ہو کر قریباً تمام گھر بار، مال اسباب چھوڑ کر صرف اپنی عزت اور جان کے خوف سے بھاگ کر جدہ میں چلے آئے ہیں یا ہیں تو۔ رعب ان لوگوں کے دلوں میں

بیٹھا ہے کہ سواری نہ ملنے کی وجہ سے پیدل دوڑے ہوئے آ رہے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان بعد حج چار پانچ روپیہ فی اونٹ کرایہ ہوتا ہے مگر آج ۱۲ پونڈ یعنی ۱۸۰ روپیہ کو اونٹ اور گدھا کرایہ پر نہیں ملتا۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ میں پہلے نکل جاؤں مکہ مکرمہ میں سوائے شریف صاحب اور چند فوجی آدمیوں یا ان لوگوں کے جو رضائے الٰہی کو سب پر مقدم سمجھتے ہیں اور موت اور حیات ان کے نزدیک یکساں ہے۔ کوئی آدمی رعایا کا باقی نہیں جو نکل کر جدہ میں نہ آ گیا ہو۔ ہم نے اخبار سیاست میں ایک حاجی کی زبانی پڑھا تھا کہ چند آدمیوں کو صرف نجدیوں نے قتل کیا ہے۔ بگمان کا تصور یہ تھا کہ وہ ان کے خلاف جنگ میں شریک تھے۔ افسوس جو لوگ نکل کر آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن طائف سے لوگ بھاگ کر مکہ میں آئے تھے۔ مکہ میں حشر برپا تھا۔ تمام گھروں میں رونے اور چیخنے کا شور اسقدر تھا۔ کہ گذرنے والوں کے دل ہلا دیتا تھا۔ کوئی گھر ایسا نہ تھا جس کے رہنے والے کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا کوئی رشتہ دار طائف میں قتل نہ ہوا ہو۔ بے شمار ایسے آدمیوں کے نام انہوں نے گنے جن سے ہماری واقفیت مکہ مکرمہ میں اچھی طرح تھی ہماری جدہ میں موجودگی کی حالت میں ابن سعود طائف پر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے سنا تھا کہ اس نے اپنی فوج کے دو حصے کر کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر معاً حملہ کرنے کی تیاری کی ہے۔ لوگ بیان کرتے تھے کہ نجدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ معاذ اللہ بڑا بت (روضہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جبتک گرا نہ جائیگا۔ بت پرستی جہان سے دور نہیں ہو سکتی۔ ان کے اس اعتقاد پر سابقہ تاریخ شاہد ہے کہ جب نجدیوں نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کیا۔ تو تمام صحابہ کبار رضی اللہ عنہ کے روضہ ہائے مبارکہ سخت بے حرمتی سے مسمار کئے گئے۔ جو آجتک شہادت کے لئے موجود ہیں۔ ہر آنکھ جس میں خدا تعالیٰ نے نور ایمان رکھا ہے۔ دیکھکر بارش کیطرح برستی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کتبہ کہیں پڑا ہے۔ اینٹ اینٹ الگ ہے۔ اسی طرح اور بیسیوں مزار ہیں۔ جو مسمار کئے گئے تھے جو جنت المعلیٰ میں ہم نے

اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اہل مکہ سے قصے سنا۔ انہوں
یہ لوگ اپنے آپکو مسلمان اور اہل حدیث بیان کرتے ہیں۔ مگر لائق ہے کہ ہمارے سامنے کوئی ایک ہی حدیث خواہ وہ موضوع ہی کیوں نہ ہو۔ ان مظالم کی تائید میں پیش کریں۔ جس پر عمل کرتے ہوئے یہ ستم توڑے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا بیانات کے شاہد جو لوگ ہمارے ساتھ جدہ مکہ میں تھے ان کے نام ذیل میں بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور بیان کرنیوالے لوگوں کی تعداد تو سینکڑوں میں ہے۔ صرف ہمارے ساتھ جو قصور کے رفیق تھے۔ میاں حاجی اللہ دتہ صاحب پوہلی بزاز میاں حاجی فیروزالدین صاحب حلوائی۔ میاں حاجی حافظ محمد سردار صاحب بزاز۔ حاجی صاحب عبد اللہ مستری۔ حاجی قائم الدین صاحب مستری۔ حاجی شہاب الدین صاحب مستری۔ حاجی فضل الدین صاحب مستری۔ حاجی مستقیم صاحب۔ حاجی قادر بخش صاحب بزاز خانپوری۔ ریاست بہاولپور۔ حاجی سیٹھ محمد سعید صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حاجی محمد بخش صاحب نمبردار ساکن موضع پوسنا کوٹ ضلع لائلپور۔ حاجی غلام مصطفٰے صاحب ٹھیکیدار ساکن جہلم۔ حاجی مولانا مولوی برکت علی صاحب ساکن فتو والہ ضلع شاہ پور جنکا ذکر آغاز میں ہوا ہے۔ اور ان کا خیال جو آپ کے خط میں محمد حقیر کے نام آیا ہے۔ اظہار کیا ہے۔ بعینہ درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔

بندہ نے دفتر سیاست میں خود جا کر فرقہ ضالہ وہابیہ نجدیہ کے حالات قلمبند کرائے کیونکہ پنجاب کے جرائد کے ہفوات کو پڑھ کر سنکر دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ افسوس صد افسوس ان اہل جریدہ و اہل دریدہ نے ایسے اشرار الناس کا نام غازی اور مجاہد رکھ دیا۔ لیکن سگ برادر شغال۔ الجنس مع الجنس یمیل۔ خدا ان کو ہدایت دیوے۔ عوام کالانعام کو دہوکہ میں ڈال رہے ہیں۔ اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الہالکین فقط۔

الفقیہ } سیاسی اخبارات ایک رو میں بہ رہے ہیں۔ جو رہنمایان خلافت کے قبضہ و اقتدار میں ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ تمام سیاسی اخبارات پالیٹکس میں سیاسی چالوں کو ضروری سمجھتے ہیں۔ شریف حسین نے چونکہ اپنے اعمال سے دنیائے اسلام کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اس لئے ہندوستان کے سیاسی اخبارات محض اس لئے کہ نجدی شیاطین کے حملہ سے شریف حسین کا اقتدار جاتا رہا۔ نجدیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے۔ اس وقت اخباری دنیا ٹھیک اس مثال کی مصداق ہے کہ کوئی شخص اپنے آپکو شیعہ کہلانے لگا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اگر حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کے تقاضا سے تم شیعہ کہلانا پسند کرتے ہو تو یہ تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ اہل السنت والجماعت ان کے دشمن نہیں بلکہ ان کی کامل محبت عین ایمان ہے تو کونسی ضرورت پڑی کہ تم شیعہ بن گئے۔ اس نے جواب میں کہا کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تو چنداں محبت نہیں مگر شیعہ بننے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ مجھے معاویہ سے سخت عداوت ہے۔ کہتے ہیں کہ لا لحب علی بل لبغض معاویہ اسی وقت سے ضرب المثل ہو گیا۔

بعینہ یہی حال اس وقت سیاسی اخبارات کا ہے۔ نجدیوں سے انکو محبت کیا ہوتی۔ محض اس لئے ان کا دم بھرتے ہیں کہ شریف حسین سے عداوت ہے۔ ایک اخبار یہاں تک نجدیوں سے مانوس ہو گیا ہے کہ کسی مصری وہابی کی تحریر کی بنا پر محمد بن عبد الوہاب کو مصلح اور مجدد بنانے پر مجبور ہے۔ گویا محمد بن عبد الوہاب کے ایک پیرو کی بیہودہ ہرزہ سرائی تمام مستند تاریخی واقعات کو غلط ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ معزز ایڈیٹر صاحب اتنا سمجھ لیتے کہ مرزائے قادیانی کی نبوت کو ماننے والے بڑے بڑے عالم اور ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ وغیرہ بڑے زور سے نبی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور لاہوری پارٹی سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ مرزا صاحب کو ظلی اور بروزی نبی اور مسیح و مہدی وغیرہ بنا رہے ہیں مگر جو لوگ اصلیت سے واقف ہیں وہ ان ایم۔ اے۔ بی۔ اے لوگوں کی پرواہ نہ کر کے اصلیت کے ظاہر کرنے پر مجبور ہیں۔ تو صرف ایک مصری وہابی کی بکواس کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ تمام اہل مکہ نے وہابیوں کا مذہب قبول کر لیا۔ مگر عام طور پر اس خبر کو تمام اخبارات نے شائع نہیں کیا۔ شاید یہ خیال ہو مگر اس سے سارا طلسم ٹوٹ جائے گا۔

حاجی محمد بخش چند روز ہوئے کہ مکہ معظمہ سے آئے انہوں نے مکہ معظمہ میں شادی کی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ مدینہ طیبہ سے واپسی پر مکہ شریف پہونچے۔ انہوں نے بھی حالات بیان کئے۔ جو مولانا حکیم احمد علی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے بیان سے تمام اہل مکہ کے مذہب کا پتہ صاف ہوتا ہے۔

حاجی محمد بخش صاحب نے کہا کہ جب وہ رخصت ہونے لگے تو ان کے خسر نے انہیں سمجھایا کہ نجدی شیاطین ہر ایسے شخص کو جو یا رسول اللہ کہے یا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے۔ گولی مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسلئے اگر کسی نجدی شیطان سے پالا پڑے تو یوں کہنا۔ لا الہ الا اللہ مالک یوم الدین کان محمد رسول اللہ۔ مگر حاجی صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے خسر کو جواب دیا کہ تمام اہل مکہ اگر جان بچانے کے لئے کلمہ طیبہ سے کنارہ کش ہو گئے اور نجدی بے دینوں اور دشمنانِ اسلام کے مجبور کرنے کے قائل ہو گئے ہیں تو ہوں۔ میں ان شیاطین کا مجبور کیا نہیں پڑھونگا۔ بلکہ وہی کلمہ پڑھونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ جان جائے تو جائے مگر نجدیوں کی طرح بے ایمان اور شیطان بننا منظور نہیں۔ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے حاجی صاحب کو کوئی نجدی شیطان ملا ہی نہیں۔ یہ ہے اصلیت مذہب کے قبول کرنے کی۔

سیاسی اخبارات لاکھ چھپائیں اصلیت پر پردہ ڈالیں لیکن آخر شیاطین نجد کے ظلم و ستم اور خباثت و پلیدی سے پردہ اٹھ رہا ہے اور اٹھ جائیگا اور تمام دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ محمد بن عبد الوہاب کیطرح وجود ذریت نجدیہ بھی صحیح معنوں میں ابلیس کے قائم مقام اور دست و بازو ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بیدین شیاطین کے شر سے جلد تر حجاز مقدس کو مامون کرے اور ان کے نجس الجیس وجودوں

کھلی چٹھی

بنام مسلم راجپوتان ضلع رہتک حصار وغیرہ

مندرجہ ذیل چٹھی عالیجناب فیض مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غزالی عصر سلطان اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دام برکاتہم و فیوضہم نے بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے۔ ضلع رہتک حصار۔ گوڑگانوہ ریاست دوجانہ وغیرہ کے یاران طریقت اس میں مخاطب ہیں۔ لیکن چند مواضعات جن کا ذکر حضور ممدوح نے فرمایا ہے۔ خصوصیت سے مخاطب ہیں۔ امید ہے کہ تمام مسلم راجپوت حضور کے اس ناصحانہ و مشفقانہ مشورہ پر عمل کر کے اپنی قوم کے بچوں کی دینی تعلیم کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(ایڈیٹر)

" فقیر اپنے تمام یاران طریقت اور محبان باخلاص ساکنان مقامات کلانور۔ کھرڑی۔ کاہنور ننگانہ۔ [illegible]پور۔ گڑھی گوپانہ۔ کاہنی۔ لاہلی و جانگ۔ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد ایک ضروری پیغام کے لئے مخاطب کرتا ہے اس امید پر کہ فقیر کے تمام یاران طریقت سردار۔ عہدہ دار۔ غیر عہدہ دار امیر۔ غریب۔ تعلیم یافتہ۔ غیر تعلیم یافتہ۔ اس پیغام کو غور سے سنیں گے۔ اور تمام راجپوت برادری کے ارکان کے کانوں تک پہنچائیں گے۔ اور اس پر بدل و کوشش عمل کریں گے۔ اور تمام برادری کو عمل کی دعوت دیکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور فرمائیں گے۔

فقیر کے کانوں میں یہ آواز پہنچ رہی ہے کہ مسلم راجپوت ہائی سکول کلانور ضلع رہتک جو تمام راجپوت برادری کی متفقہ کوشش و سعی سے جاری کیا گیا تھا۔ اس میں اب تک عربی اور دینیات کی تعلیم جاری تھی۔ اور یہی ایک بات ایسی تھی جو مسلم راجپوت سکول کے لئے طرۂ امتیاز بن سکے۔ مگر اب بعض اراکین منتظمہ نے یہ رائے قائم کی ہے کہ عربی اور دینیات کی تعلیم فضول ہے۔ اور ناحق اس پر سات سو روپیہ سالانہ سے زیادہ خرچ فضول ہو رہا ہے۔ فقیر نے سنا ہے کہ اس تجویز پر عمل درآمد ہو گیا اور تعلیم عربی و دینیات نکال دی گئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو مسلم راجپوتوں کے لئے رونے کا مقام ہے۔ کاش ایسی رائے دینے والے یہ سمجھتے کہ مسلم راجپوت ہائی سکول کی زیادہ تر ضرورت یہی تھی کہ اس سکول کے ذریعہ مسلمان راجپوتوں کے نونہال دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں۔ اور اگر عربی اور دینیات کی ان کو ضرورت نہیں تو پھر قوم کا ہزارہا روپیہ سالانہ برباد کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ملک میں گورنمنٹ کی طرف سے ہر جگہ ہائی سکول قائم ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ سکولوں میں عربی کی تعلیم بھی عربی پڑھنے والوں کے لئے موجود ہے۔ اور اگر مسلم راجپوت سکول میں عربی ہی نہیں تو اس سے تو گورنمنٹ سکول زیادہ مفید ہوں گے۔ اور اگر عربی و دینیات اس مدرسہ میں نہ ہوں۔ تو پھر سینکڑوں ہندو سکول ملک کے مختلف مقامات میں موجود ہیں۔ وہاں پر انگریزی حساب، جغرافیہ، تاریخ، و فارسی پڑھی جا سکتی ہے۔ راجپوت مسلمانوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ ان کے بچے عربی اور دینیات [illegible] واقف ہو جائیں نیز مسلم ہائی سکول صحیح معنے میں مسلم [illegible] سکول ہو۔ امرتسر میں اسلامیہ ہائی سکول و اسلامیہ مڈل سکول انجمن اسلامیہ امرتسر کی سرپرستی میں جاری ہیں۔ کئی سال ہوئے انجمن نے یہ قاعدہ جاری کر رکھا ہے کہ جو لڑکا دینیات میں فیل ہو جاوے۔ اگرچہ باقی تمام مضامین میں قابل تعریف پاس ہو مگر اسے فیل کر دیا جاتا ہے۔ اور جماعت میں ترقی نہیں دیجاتی۔ اور عربی و دینیات میں اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونیوالوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں اور عربی دینیات کی تعلیم پر سالانہ ہزارہا روپیہ کا خرچ ہے مگر ایک راجپوت قوم ہے جو دینیات اور عربی تعلیم ہی کو فضول اور بیکار سمجھ رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کوئی غیر مسلم سکول ایسی تجویز کرتا کہ تعلیم عربی فضول ہے تو کوئی افسوس نہ ہوتا۔ مگر افسوس اور سخت افسوس یہ ہے کہ راجپوت مسلمانوں کی یہ رائے ہو کہ عربی اور دینیات فضول ہے۔

فقیر کو ہرگز یقین نہیں کہ ایسے راجپوت جو نہ صرف فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں بلکہ کسی نہ کسی بزرگ سے بیعت کر چکے ہیں۔ اور علاقہ بھر میں انہی کی کثرت اور اکثریت ہے۔ وہ اس نامعقول تجویز کے حامی ہوں۔ لیکن اگر باوجود اس کے کہ وہ حامی نہیں لیکن ان کی خاموشی ضرور ایک کبیرہ گناہ ہے جس کی جوابدہی تمام افراد قوم کو خداوند احکم الحاکمین کی حضوری میں دینی پڑے گی۔

اس لئے فقیر اپنے تمام یاران طریقت محبان باخلاص کو سخت تاکید کرنے کی ضرورت سمجھتا ہے کہ وہ متفقہ آواز اور کوشش سے مسلم ہائی سکول کلانور میں عربی اور دینیات کو لازمی قرار دینے میں کامیابی حاصل کریں۔ یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر مجلس منتظمہ نہ مانے تو اس مجلس منتظمہ کو توڑ کر قوم سے مطالبہ کریں کہ جدید انتخاب سے مجلس جدید قائم ہو اور اگر اس میں بھی ناکامی ہو تو تمام مسلمان راجپوت علیحدہ ہو جائیں۔ اور علیحدہ ہو کر ایک ایسے مسلم ہائی سکول کی بنیاد رکھیں۔ جو مسلمانوں کی دینی اور عربی کی ضرورت کا کفیل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں ان کا مددگار ہو۔ آمین۔

فقیر اس پیغام کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ اے اللہ احکم الحاکمین تو مسلم راجپوت قوم کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ تو ان لوگوں کے دلوں میں دین پاک کی اتنی محبت ڈال کہ تیرے دین کی تعلیم کو ضروری سمجھکر اس کے قیام کی کوشش کریں۔ اور تیرے مقدس کلام قرآن شریف اور تیرے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان عربی سے ان کو محبت ہو۔ آمین۔

راقم جماعت علی عفا اللہ عنہ از علیپور سیداں
ضلع سیالکوٹ۔

(تاریخ ۳۔ نومبر ۱۹۲۳ء)

مقام مسرت ہے کہ ہمارے دیرینہ کرمفرما مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور ۳۰ نومبر سنہ کو منٹگمری جیل سے رہا ہو کر لاہور پہنچے ان کا استقبال نہایت جوش و خروش سے کیا گیا۔ آپکی صحت اچھی ہے ہم آپکو آپکی صحت و استقلال [illegible] مبارکباد [illegible]

التقریظات

رُوداد جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی اپنے یوم قیام سے اب تک جو خدمت ملت بیضا کی کر چکی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ہر سال اس کی مختصر روداد شائع ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۳۴۰ھ ہجری کی روداد ہمارے سامنے ہے جن صاحب کو جماعت رضائے مصطفےٰ کے کاموں سے دلچسپی ہو۔ اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہوں وہ اس روداد کو ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت رسالہ پر درج نہیں۔ سید ایوب علی صاحب ناظم جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی محلہ سوداگراں سے مل سکتی ہے۔

روداد منظر اسلام

بریلی میں اہل سنت و جماعت کا ایک مدرسہ ہے جس میں تفسیر حدیث فقہ معقول مطابق نصاب نظامیہ و موافق ملت حنیفہ حنفیہ کے تعلیم دیجاتی ہے ۱۳۴۰ھ کی سالانہ روداد اس مدرسہ کی قابل دید ہے۔ مولوی تقدس علی خان صاحب نائب مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی محلہ سوداگراں سے یہ روداد مل سکتی ہے۔

ظفر الاسلام } حصہ اول۔ اس رسالہ میں ایک شاگرد کے سوالات اور استاد کے جوابات درج ہیں جن میں مسائل مختلف فیہا اور وہابی و غیر مقلدین کی اصلیت معلوم ہوتی ہے قابل دید کتاب ہے۔ مصنفہ مولانا الحاج شاہ محمد جمیل الدین خان قادری۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۲ر ملنے کا پتہ:۔ ناظم اعلےٰ جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح } اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد دین حضرت مولانا قادری شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رضی اللہ عنہ کی نادر و مختصر تصنیف ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے مصائب کے اصلی باعث کیا ہیں اور اس کا علاج کیا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱ر

دشت کربلا } اگرچہ واقعہ ہائلہ کربلا کے متعلق بیشمار کتابیں تصنیف ہوئیں مگر یہ چھوٹا سا رسالہ دشت کربلا کے حالات گویا کوزہ میں دریا بند ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ دشت کربلا میں جوانان جنت کے سردار نے باغ رسالت کے شگفتہ پھولوں کی ایک ایک پتی کے بکھرنے پر آہ نہ کی اور آخر میں اپنے مقدس وجود کو زخموں کا ہار پہنا کر جنت کو جا بسایا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۲ر

آئینہ قیامت } حضرت مولانا الحاج مولوی محمد حسن رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نادر تصنیف جس میں واقعات کربلا کو بالتفصیل درج کیا گیا ہے۔ انداز بیان ایسا ہے کہ پڑھنے والا ضرور ہی رونے پر مجبور ہو جاتا ہے قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۴ر

نقاء السلافہ فی احکام البیعۃ والخلافہ } حضرت مجدد مأتہ حاضرہ مولانا مولوی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بے نظیر اور نادر تصنیف جس میں احکام بیعت و خلافت و سجادہ نشینی کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے قیمت غالباً ۲ر ہوگی۔

کشکول فقیر قادری } اس رسالہ میں علاوہ شجرہ شریفہ قادریہ رضویہ کے سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ کا سراپا کرم اور نصائح غوثیہ و ادعیہ غوثیہ درج ہیں قادری بھائیوں کے لئے اس کا پاس رکھنا اور مطالعہ کرنا نہایت ضروری اور بے حد مفید ہے۔ از ارشادات طیبات اعلیٰحضرت عالم سنت مجدد دین و ملت بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ قیمت ۴ر

النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید } اعلیٰحضرت مجدد بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتاوے میں ایک ضروری فتوے ہے۔ جو رسالہ کی صورت میں الگ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں دلائل اور براہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ غیر مقلد امام کے پیچھے نماز قطعی جائز نہیں۔ قیمت درج نہیں۔ غالباً ۴ر علاوہ محصولڈاک ہوگی۔

الملفوظ } ملفوظات عالیجناب اعلیٰحضرت مجدد بریلوی رضی اللہ عنہ نے جو حضرت [illegible] مولوی مصطفےٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی خلف ارشد اصغر جناب مجدد دین و ملت نے ان کی حیات میں قلمبند فرما کر ان کے مطالعہ سے گذار دیئے اور حضور رضی اللہ عنہ نے اسمیں قطعہ تاریخ لکھا۔ ان ملفوظات طیبات میں اکثر معرکۃ الآرا مسائل ہیں جن کا جاننا ہر مسلم کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ۸ر

اربعہ متناسبہ } اعلیٰحضرت عالم سنت مجدد دین و ملت جناب شاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چار رسالوں کا مجموعہ (۱) شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد و امہات وجدات طاہرہ مطہرہ اطہر تھے (۲) نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال اس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ولادت باسعادت اور وصال کی تاریخوں کے متعلق تحقیق ہے (۳) اسماع شفاعۃ سید المحبوبین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے کا ثبوت۔ (۴) علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام۔ اس میں اس مسئلہ پر بحث مدلل ہے کہ ارحام میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا علم اگر کسی طرح سے ہوجاوے تو آیات قرآنیہ کے خلاف نہیں۔ قیمت ۸ر مندرجہ بالا کتب کے ملنے کا پتہ:۔ مولانا مولوی حسنین رضا خاں صاحب مالک مطبع حسنی بریلی۔ یو۔ پی۔

حقیقت مذہب شیعہ } حصہ دوم۔ عنوان کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ مصنفہ جناب مولانا مولوی نظام الدین صاحب ملتانی بڑی تحقیق سے بحوالہ کتب شیعہ لکھا گیا ہے قیمت ۸ر حضرت مصنف ممدوح سے طلب کریں۔ پتہ:۔ گکڑ منڈی۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

اظہار حق } اس رسالہ میں دو شیعہ علماء سید [illegible] شاہ و زمان شاہ صاحبان کا [illegible] ہے۔ اور کتب شیعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خود ہی خلافت حضرت معاویہ کے سپرد کردی تو اس وقت سے حضرت معاویہ خلیفہ

...لیند برحق ہونے ... اور بھی کچھ مسائل ہیں جو نہایت
...حقیق سے لکھے گئے ہیں۔

حقیقت مرزائیت } اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے
...مختصر مگر قابل دید ہے۔ مصنف مولوی سید کرم حسین شاہ
...صاحب حنفی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو رسالے یعنی
...خوارق اور حقیقت مرزائیت کے لئے ۲ر کے ٹکٹ
...بھیجکر اس پتہ سے طلب کریں۔
...مولانا مولوی سید کرم حسین شاہ صاحب موضع جوا
...سیدن شاہ ضلع جہلم)

...عزیز المعظم فی اکرام المکرم } یہ ایک قوی بڑ جس میں دلائل
...سے ثابت کیا گیا ہے کہ سید لڑکی کا نکاح غیر سید
...لڑکے سے ناجائز ہے۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔
...مولوی عبدالرشید صاحب ابن مولانا مولوی محمد عبدالعزیز
...صاحب جامع مسجد ملک سردار خان مزنگ لاہور)

مقالات جبریہ } یہ رسالہ حکیم بقراط کی قابل قدر تحقیق و تصنیف
...رسالہ قبریہ کا ترجمہ ہے جس میں ضروری تشریحات
...کا اضافہ ہے۔ اطباء کے مطالعہ کے لئے نہایت ہی
...موزون ہے۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔ ناظم رسالہ
...العلاج امرت سر

ازالہ مادہ } مصنفہ پادری سلطان محمد پال افغان اس رسالہ میں قدامت مادہ کا
...ازالہ دلائل عقلیہ سے کیا گیا ہے۔ آریہ سماج کے
...دلائل کا دندان شکن جواب ہے قیمت ۱ر
...ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ اے۔ خان۔ جہان سنگھ باغ
...مشن روڈ۔ لاہور

تقسیم میراث } علم فرائض یعنی حصہ کشی وارثان ایک مستقل علم ہے اور متبحر علماء
...جو درسا اس فن کو حاصل کرتے ہیں۔ وہ تو تقسیم
...میراث پر حاوی ہیں۔ لیکن جس شخص نے اس
...فن کو خاص طور پر حاصل نہ کیا ہو خواہ وہ کتنا ہی
...بڑا عالم ہو مسئلہ نہیں بتا سکتا۔
اس رسالہ میں مسائل تقسیم میراث کو ایسے
...طریقہ سے بتایا گیا ہے کہ ناخواندہ لوگ بھی ایک
...متوفی کے وارثوں میں میراث تقسیم کرنے کا طریقہ

سمجھ سکتے ہیں قیمت ۲ر ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد عبداللہ
صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح التعلیم مسجد مبارک امرتسر

سلوک قادریہ ترجمہ مقالات غوثیہ } حضرت پیر پیران میران محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے مقالات مقدسہ اور ان کے ساتھ سلیس اردو
نظم میں انکا ترجمہ۔ مترجمہ جناب مولانا مولوی مفتی
سید دیدار علی صاحب الوری حنفی رضوی۔ قابل دید
رسالہ ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے عموماً اور قادری
بھائیوں کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ قیمت ۴ر
ملنے کا پتہ:۔ خطیب مسجد وزیر خان دہلی دروازہ لاہور۔

چشتیہ شعاع } عالیجناب حضرت سید شاہ تاج الدین صاحب عرف
پیر موٹا میاں صاحب چشتی سجادہ نشین درگاہ عالیہ
مانگرول کے مختصر حالات ہیں۔ یہ رسالہ حافظ سید
عزیز حسن صاحب دہلوی کی تصنیف ہے کاغذ
اور لکھائی چھپائی کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ
کا ہے۔ قیمت رسالہ پر درج نہیں۔ غالباً مفت ہوگا
جو پتہ ذیل پر خط لکھنے سے ملسکتا ہے۔
حضرت مولانا مولوی پیر موٹا میاں صاحب چشتی
سجادہ نشین محلہ ہری پورہ سورت۔

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین
متعلق امور مندرجہ ذیل کے کہ جو شخص یا امام مسجد
و واعظ اہل سنت والجماعت عشرہ محرم کی
(۱) مجالس اہل تشیع میں جہاں وہ مرثیہ خوانی و
ماتم کرتے ہیں جملہ اہل اسلام بالخصوص اہلسنۃ
والجماعۃ کو بھی شامل ہونے کی اجازت دیوے
اور ساتھ ہی یہ لکھے کہ وہاں جانا کوئی شرعاً ناجائز
نہیں۔
(۲) تعزیہ و ذوالجناح و مہدی کے جلوس اہل
تشیع میں شامل ہونا جائز ہے اور ان جلوسوں کو
بارونق بنانا اور رونق دینا ایک قومی اور اسلامی
کام ہے۔ اور کہ اس سے کفار کے مقابلہ میں اسلام

کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔
(۳) ان جلوس ہائے میں شامل ہونا کوئی اعتقادی
طور پر ناجائز نہیں بلکہ یہ ایک قومی و اسلامی خدمت
ہے۔ ان میں شامل ہونے سے اہل سنت والجماعت
کے اعتقاد یا مذہب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
(۴) بلکہ جو علما ان جلوس ہائے میں شامل ہونے
سے منع کریں یا ان میں شامل ہونے والوں اور
رونق دینے والوں کے حق میں نکاح فسخ ہونیکا
فتوے دیں یں ان علماء کو دو پیسے سے نہیں خریدتا
(۵) جو انجمن اہلسنت والجماعت کا پریذیڈنٹ
ہو۔ اور ساتھ ہی ایک اتحادی ایسوسی ایشن جس
میں تمام فرقہ جات شامل ہوں کا بھی پریذیڈنٹ
ہو اپنے ما تحت نوجوانان اہل سنت والجماعت
جو اتحادی ایسوسی ایشن کے ماتحت ہوں جلوس تعزیہ
ہائے میں شامل ہو کر اس کو بارونق بنانے اور
اس مجمع کی خدمت کرنے کے لئے باوجود علمائے
اہل سنت والجماعت کے منع کرنے کے حکماً یہ
کہے کہ مصلحت وقت سمجھکر تم کو ان جلوسوں میں
شامل ہونے اور خدمت کرنے کا حکم دیتا ہوں۔
ضرور تعمیل کرو۔ میں بحیثیت پریذیڈنٹ اتحادی انجمن
حکم دیتا ہوں۔ بحیثیت پریذیڈنٹ اہل سنت والجماعت
(۶) اور وعظ یا گفتگو میں کہے کہ اگر اہل تشیع
نہ ہوتے تو امام حسین علیہ السلام کا آجتک دنیا میں
کوئی نام نہ لیتا۔ یا تعریف نہ کرتا۔ اور باوجود علمائے
کرام کے اہل تشیع کی مخالفت کرنے کے بھی اہل تشیع
کی ایسی مجالس و ماتم کرنے کی وجہ سے ہی اہلبیت
کا نام و مقام مشہور ہے۔
(۷) اور جو لوگ اہل سنت والجماعت اس کو ایسا
فتوے یا اجازت برائے شامل ہونے و رونق دینے
جلوس مندرجہ بالا سے منع کریں اور اس کا یہ فعل
ناجائز قرار دیویں۔ ان کو وہ فرقہ یزیدیہ سے تشبیہ دیوے
اور کہے کہ یہ یزید کے طرفدار ہیں۔ اور اپنے اس
حکم کو جائز قرار دیکر اس پر اقرار کرے۔
(۸) جو لوگ باوجود منع کرنے کے مندرجہ بالا صاحب
کے مولوی صاحب کے حکم کے مطابق ایک اسلامی
خدمت و شرعاً جائز سمجھکر اور ایک قومی کام خیال
کر کے جلوس نمبر ۱ و نمبر ۲ میں شامل ہو چکے ہیں کیا ان

شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئیے۔ اور ایسا شخص یا امام مسجد و واعظ کے متعلق جو حضور غوث پاک کے امور کا مرتکب ہؤا ہو کیلئے شرع شریف میں کیا حکم ہے۔ اس سے کیا سلوک ہونا چاہئیے؟

(مرسلہ مقصود علی از علی پور سیداں)

جواب

هوالموفق للصواب۔ مجلس مرثیہ خوانی و ماتم شرعاً ممنوع ہے حدیث شریف میں اسکی ممانعت آئی ہے۔ عن ابی امامۃ قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن المراثی رواہ ابن ماجہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین و احیاء العلوم میں اس امر کو حرام و مکروہ لکھا ہے۔ اسی طرح تعزیہ و ذوالجناح و مہندی کے جلوس بھی محدث و منکرات دین سے ہیں۔ ایسی مجلس اور جلوس میں شرعاً کیونکر اجازت ہو سکتی ہے۔ حالانکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے مٹا دینے کو فرماتے ہیں۔ من رأی منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطیع فبلسانہ فان لم یستطیع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان رواہ مسلم۔ جس شخص نے ایسا کرنے کا حکم دیا وہ فاسق و عاصی ہے۔ بلکہ اس کا یہ کلام دین اور علماء کو ذلیل پیسے سے نہیں خریدی موجب توہین علماء دین ہے اور ہمارے فقہا نے توہین علماء دین پر حکم کفر کا دیا ہے جیساکہ کتب فقہ میں مصرح ہے۔ اور نیز اس میں احکام شرعیہ کی بھی تحقیر ہو کر حسب تصریحات فقہا باعث کفر ہے عالمگیریہ میں ہے۔ ونقلا من عرضیت دیجھا سود دارد او قال درپیش نرود او قال شریعت چہ کنم فہذا کلہ کفر انتہی

بنا ؔعلیہ اس شخص پر جس نے اس لفظ کے ساتھ تکلم کیا ہے بموجب اس تکلم کے حکم ارتداد کا دیا جاویگا۔ اور اس ارتداد سے نکاح فی الفور فسخ ہو جائیگا۔ جیساکہ کنز وغیرہ میں ہے وارتداد احدھما فسخ فی الحال انتہی۔ نہ اس کو امام بنانا درست ہے اور نہ وہ مسلمانوں کی مجالس کا میر مجلس ہو سکتا ہے۔

نمبر ۲ میں جن اشخاص کے متعلق سوال ہے وہ لوگ اس حدیث کی وعید میں داخل ہیں۔ من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریکاً لمن عمل رواہ الدیلمی عن ابن مسعود کذا ذکرہ السیوطی فی جمع الجوامع اور من تشبہ بقوم فھو منھم واللہ اعلم۔

حررہ بندہ آثم ابوالقاسم محمد صدر الدین عفی عنہ مدرس و مفتی مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ۔

اصاب من اجاب۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں۔

الجواب صحیح والحق حولہ و قوتہ واضح و صریح۔ محمد امام الدین از کوٹلی لوہاراں

الجواب صواب بندہ عبدالمجید عفا اللہ عنہ مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں۔

المجیب مصیب۔ محمد زمان عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

المجیب مصیب فقیر فدا حسین علی پوری کان اللہ لہ۔

الجواب صحیح۔ محمد حسین عفی اللہ عنہ علی پور سیداں

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب الراجی الی رحمۃ ربہ الاحد غلام احمد عافاہ اللہ واید

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب محمد الیاس مولوی فاضل کوٹلی لوہاراں۔

من راٰئیہ فوجدتہ صحیحاً۔ کتبہ محمد نقشبندی حال وارد علی پور شریف۔

سردار اہلحدیث اور خلافت کمیٹی

امرتسر ضلع خلافت کمیٹی کا ایک شاندار جلسہ گذشتہ ایام میں بغرض انتخاب عہدہ داران و اراکین مجلس منتظمہ اسلامیہ سکول امرتسر کے ہال میں منعقد ہؤا۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صدر اور منشی عبدالکریم خاں ناظم منتخب ہوئے۔ بعد انتخاب عہدہ داران ممبران مجلس منتظمہ کا انتخاب شروع ہؤا۔ نام پیش ہوتے رہے اور ممبر منتخب ہوتے رہے۔

ایک رکن نے مولوی ثناء اللہ شیر پنجاب و سردار اہلحدیث اڈیٹر اخبار اہل حدیث کا نام پیش کیا۔ آپکا نام آنا تھا۔ کہ چاروں طرف سے مخالفت کی آوازیں اٹھیں کہ مولوی ثناء اللہ ہرگز رکن مجلس منتظمہ نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک شور مخالفت برپا ہو گیا۔

صدر مجلس نے سب کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ ووٹ لئے جائیں۔ جب ووٹ لئے گئے تو شور مخالفت کا یہ اثر دیکھا گیا کہ خود محرک صاحب نے ان کے خلاف ووٹ دیا۔ اور مولوی صاحب فیل ہو گئے۔

سخت افسوس ہے کہ ایسے ایک معزز آدمی جو نہ صرف سابقہ جلسہ ہائے خلافت میں صدر بھی رہ چکے ہوں۔ بلکہ ہندوستان بھر کے غیر مقلدین کے سردار اور ممتاز رکن ملقب بہ خطاب شیر پنجاب ہیں۔ اسطرح ان کی توہین ہوئی۔ افسوس نہیں بلکہ رنج ہے اور ہمیں باوجود اختلاف رائے کے ان سے کامل ہمدردی ہے۔

ساتھ ہی ہم مولوی صاحب کو دوستانہ مشورہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انہیں چاہئیے کہ اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھا کریں۔ چالبازی۔ دہنیت اور ابن الوقتی کو پاس بھی نہ پھٹکنے دیا کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ایسے ہی نتائج نکلتے ہیں اگر انہوں نے اپنا طرز عمل ایسا نہ رکھا ہوتا۔ تو انہیں یہ روز بد دیکھنا نہ نصیب ہوتا۔ کہ جو لوگ بڑے شوق اور محبت سے انہیں اپنے جلسوں کی صدارت کی کرسی پر جلوہ افروز دیکھنا چاہتے تھے۔ رہی اب انہیں مجلس منتظمہ کے رکن کی حیثیت سے بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ فقط راقم غلام احمد اخگر امرتسر

...ابیوں کی یورش کا راز

...دوستان میں ادھر انکے ہندوستانی چیلوں کا

مقصد اور پروپیگنڈا

...جدی وہابیوں کے عقاید کو دنیا جانتی
...کہ یہ دشمنانِ خدا و رسول اپنے سوا
...مسلمانانِ عالم کو مشرک بے دین جانتے
...۔ ان کی حرکات شنیعہ اور افعال قبیحہ
...ت الہام ہو چکے ہیں جس میں بارہا
...ں نے اسلامی تبرکات اور مقدسات
...بے حرمتی کی ہے۔ اور اسلام و مسلمانان
...عالم دشمن) ہر ممکن تدبیر سے پامال
...کی جیسی ناپاک کوشش وقتاً فوقتاً
...تے رہے ہیں۔ وہ آج چھپانے سے
...ں چھپ سکتی۔ اسی بنا پر علمائے اسلام
...تفاق اس گروہ پر کفر کا فتویٰ صادر
...چکے ہیں۔ جس میں اصلا کسی کو شک
...کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ اس وقت بھی
...جود اپنے حمایتیوں کی خفیہ و علانیہ تنبیہ
...جدید کے وہ اپنی خباثت کو نہ چھپا سکے
...اسلام و مسلمین اور مقدسات اسلام
...طرف سے جو بغض و عناد ان کے
...کی دلوں میں مدت سے نہاں ہے وہ
...لباس میں آخر نمودار ہونے لگا۔
...آج ہمیں ان ایڈیٹروں و مضمون
...وں کی حاشیہ آرائی پر حیرت ہے۔
...ں نے نجدیوں کی مدح سرائی میں آسمان
...ین کے قلابے ملا دیئے۔ مولوی سے مولوی اور
...سرخیوں سے تنقیدیں لکھیں۔ اور بلا طلب
...سبب جبکہ نجدیوں کے عقاید وغیرہ کا کوئی
...ل نہ تھا۔ ان کی طرف سے صفائی پیش
...ش کیگئی۔ جس نے نجدیوں کے عقائد کا بارہ
...ناواقف لوگوں کے دلوں میں بھی شکوک

پیدا کرکے بدظنی کو دو چند کردیا۔ ہم حیرت و استعجاب میں تھے۔ کہ آخر یہ پیشگی صفائی جبکہ ہنوز کسی نے ان کے عقاید کے متعلق بدگمانی کا مطلق اظہار نہ کیا تھا۔ کیا معنے رکھتی ہے۔ اور ان کی اگلی پچھلی خباثتوں پر جو نقاب ڈالا جارہا ہے۔ اس سے کیا فائدہ متصور ہے۔ شریف حسین کا روئیہ

گو ہر چند مذموم و قابل ملامت تھا۔ مگر یہ سب و شتم اور خلاف اخلاق لغایتی فحاشی حقیقۃً ایک پروپیگنڈا تھا۔ جو اہل حجاز کے خلاف کیا جارہا تھا۔ اور ہنوز کیا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نجدیوں کے حملہ اور جوش و خروش کے ساتھ شریف حسین نیز اب امیر علی و دیگر اہل حجاز پر "تبرہ" کی بوچھاڑ روز افزوں ہوتی

گئی ہے۔

ہندوستان کے بعض لیڈروں و ایڈیٹران اخبارات کی یہ تنظیم حکمت عملی ضرور کچھ معنے رکھتی ہے۔ جسکی عنقریب کوئی ذی عقل مسلمان تشریح کریگا۔ جہانتک ہمارے ناقص خیال نے رسائی کی ہے ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ جسطرح آریہ سماج اور قادیانی گروہ و دیگر مختلف فرقے مذہب کے پردہ میں اسلام کو خدانخواستہ مٹانے کے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی مقصد ان وہابیوں کا ہے۔ جو ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے روپ میں لاکھوں کی تعداد میں ایسی ہیئت سے موجود ہیں کہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ اگر یہ گمان صحیح ہے۔ اور واقعی صحیح ہے تو مسلمانوں کو ہوش میں آجانا چاہیئے۔ اور اس سب سے بڑے فتنہ کی مدافعت کے لئے تیار ہوجانا چاہیئے مسلمان یاد رکھیں کہ یہ مار آستین سب سے مہلک اور زہریلا دشمن ثابت ہوگا۔ اور اس سے اسلام و مسلمین کی نقد جان کو جو خطرہ لاحق ہورہا ہے وہ تمام خطروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ خدا مسلمانوں کو آنکھیں دے۔ اور وہ اس فتنہ عظیم کا صحیح اندازہ کریں۔ یہ وقت ہے جبکہ فرداً فرداً مسلمان اور مسلمان نما شیطان وہابی میں تمیز کیا جاسکتا ہے۔

لعنت اللہ علی المنافقین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(راقم سراج علی خان اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر۔ مراد آباد)

توسیع اشاعت

اخبار "الفقیہ" کے بہی خواہان کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ مہربانی کرکے ہرایک خریدار بلکہ ہرایک ناظر اخبار خالص حنفی سنی کا فرض ہے کہ کم از کم دو دو جدید خریدار پیدا کرکے اخبار کی اشاعت بڑھا دیں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں جنوری ۲۵ء سے پھر پندرہ روزہ کرنا پڑے۔ علاوہ اپنی رات دن کی محنت کے مالی نقصان کی برداشت طاقت سے باہر ہے۔ (مینیجر)

رسالہ "حنفی" امرتسر

خدا کے فضل و کرم سے رسالہ حنفی نہایت آب و تاب سے چھپکر شائع ہو رہا ہے۔ جو ملک میں نہایت پسند ہوا۔ ہرایک سنی حنفی کا فرض ہے کہ اس کی ضرور ہی خریداری کرے نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ مفت بالکل نہیں۔

سالانہ چندہ عار دو روپیہ۔ (مینیجر رسالہ حنفی امرتسر)

ضروری اطلاع

بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضروری ہے ورنہ کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ نصف آنہ یا جوابی کارڈ آنا ضروری ہے ورنہ عدم جواب۔ (مینیجر)

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الکریم صاحب اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ کرنا اور ان کی زیارت کرنا قبر کی سنت مستحب ہے نیز جس حال میں گئے وہ تبرک ہی ہے یا بحث مختلفی ہے قیمت ۸ر

مولود شریف } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الکریم صاحب مرحوم یہ کتاب اپنی جیسی ہے نام ہی سے ظاہر ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو ایڈیٹر البلاغ مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

میلاد رسول حصہ اول بہروو } حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست علماء حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں ۶ر

الجرح علی البخاری حصہ اول } مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الصمد صاحب دام فیضہ۔ اس کتاب میں علمائے کرام حنفیہ نے جو مضامین جرح کتاب بخاری کے ارقام فرمائے ہیں ان کا مجموعہ ہے ۸ر

نور القلوب } حضرت امام شعرانی رح کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ۔ تصوف کی بینظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۱۲ر

کتاب الروح } اسکا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ روح کے متعلق بینظیر معلومات وغیرہ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا مکمل بیان مصنفہ علامہ ابن قیم ۔۔۔

المعراج } اس کتاب میں حضرت خواجہ بشر عالم فخر عالمیان وآدمیان حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف اور احادیث شریفہ سے اور آثار صحابہ اقوال فقہاء حنفیہ سے نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ جو صاحب بھی اس کتاب کو دیکھے گا خوبی کا اقرار کرے گا قیمت ۱۲ر

تحفۃ الناظرین } یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد اور مفاسد ظاہر کرکے نہایت وضاحت سے قرآن و حدیث اور ائمہ کے اقوال جو علمائے سابق کر چکے ہیں قابل تسلیم ہیں جواب لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام جلسہ۔ زیارت مزارات۔ شادی مقامات متبرکہ کا طواف۔ ۔۔۔ مولود شریف۔ ندائے غیر اللہ شرک بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے اس کو بدلائل قرآن و حدیث و اجماع ثابت کیا گیا ہے ۹ر

[illegible] بکرا پیرو گیارہویں اور مولود شریف اور دیگر کئی امور سے محققانہ طور پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ ۶ر

[illegible] الحاج احمد علی صاحب مرزی الحنفی نے کمال خوش اسلوبی [illegible] عام فہم انداز میں اسکا ترجمہ کیا گیا ہے جس سے طلباء کو آسانی ہو۔ قیمت ۸ر

ارتداد الوہابیین } فیض آباد کے ایک نامی غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن رد اور جواب ہے۔ اس کتاب کے اندر فرقہ باطلہ کا ذہبی فضالہ مصنف مبتدعہ کی جہالت اور وہ مقدمات صیغہ فوجداری جو

بین غیر مقلدین ہوئے سوا نام فریقین و تاریخ فیصلہ و نام حاکم و عدالت و شہر وغیرہ وغیرہ سب کچھ درج ہے۔ ہر ایک حنفی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے قیمت ۸ر

شجرہ منطقیہ } نقشہ طلباء کی آسانی کے لئے نقشہ کی صورت میں تیار کیا گیا ہے طول ۲۰ انچ عرض ۲۰ انچ۔ اس میں مسائل منطقیہ وغیرہ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ صغری کبری ایسا غوجی میزان منطق قال اقول شرح تہذیب قطبی وغیرہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۲ر

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں بے نظیر ہے ۳ر

سماع موتی و استمداد } اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۳ر

ابطال وہابیہ } ناظرین اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابیہ یا شیعان علی کے عقائد کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقعہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور پڑھیں کیونکہ یہ قاعدہ ہے جس کے مطالعہ کرنے سے عقائد باطلہ سے بیزار ہو کر ایمان بچتا ہے اگر آپ صد ہا روپیہ خرچ کریں تو بھی نہیں پا سکتے۔ نیز یہ بتایا گیا ہے کہ یہ فرقہ ہندوستان میں کیسے اور کیونکر آیا اور عبد الوہاب نجدی جس کے غیر مقلدین پیرو ہیں [illegible]

عربی بولچال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کے [illegible] سکتے ہیں۔ ۸ر

کرشمہ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب [illegible] احناف کا نام لیکر نہایت اخلاق سے گالیاں دیگئی ہیں۔ اسکا جواب کرشمہ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محبوب صاحب نقشبندی احمد آبادی ۔۔۔ ۸ر

تصور پیر } اس کتاب میں تصوف و سالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن مدلل عالمانہ بحث کیگئی ہے ۳ر

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل السنۃ والجماعت ہے۔ ۶ر

تحقیق الانقیاد فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء

مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض سب سے افضل ہیں۔ نہایت مدلل ہے۔ اور اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۶ر

رحمۃ للعالمین

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہل حدیث کا انکار اور اس پر مدلل براہین پیش کئے گئے ہیں۔ قابل دید بحث ہے۔ قیمت ۵ر

المشتہر :- **مینجر اخبار الفقیہ امرتسر** (پنجاب)